بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فون نمبر ۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۲۳ شہادت ۱۳۴۷ ہش ۲۴ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ۲۳ اپریل ۱۹۶۸ء | نمبر ۸۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے

اسی لئے ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں

"مُردوں سے مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مُردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندوں سے دُور بھاگتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں لوگ ان کی نبوّت کا انکار کرتے رہے اور جس روز انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے اور یہ اس لئے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر ناصح کے مُنہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی فہم اور سمجھ کے مطابق اس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اس کے مذاق کے موافق نہیں جس سے اس میں بدظنی پیدا ہو اور وہ حسنِ ظن کی راہ سے دُور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔ غرض قرآن کریم کے منشاء کے موافق زندوں ہی کی صحبت میں رہنا ثابت ہے۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

73

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۲ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۲۲ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب گذشتہ پانچ چھ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی طبیعت بھی بوجہ بخار ناساز ہے۔ احباب آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کریں۔

○ مکرم قریشی منظور احمد صاحب ٹیپ کارنر چوک نسبت روڈ لاہور کے فرزند مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب نے جو آج کل انگلستان میں ہیں بفضل اللہ تعالےٰ ایڈنبرا یونیورسٹی سے ایم۔ آر۔ سی۔ پی کا امتحان پاس کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمادے آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۲ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ آپ کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ:
"مَیں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں (روزانہ) کم سے کم دو سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سات سال سے کم ہے ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ پس جماعت کو چاہئیے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (اور زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر اور درود کو پڑھے۔"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۸ء

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

انسان کے دل کا حال تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن ظاہر طور پر ایک مومن کا نشان یہ ہے کہ وہ باقاعدہ نماز پڑھتا ہے۔ اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور کلمہ ان پانچ ارکان میں سے روزہ سال میں صرف ایک مہینہ ماہ رمضان سے تعلق رکھتا ہے۔ ضروری نہیں کہ مسلمان نفلی روزے رکھے۔ یہ بات کہ ایک مسلمان نفلی روزے رکھتا ہے اس کے تقوے پر منحصر ہے اور اس کا اجرا دوہرا ہے۔ لیکن ماہ رمضان میں طاقت رکھتے ہوئے روزے سے انحراف مسلمان کو مسلمان نہیں رہنے دیتا اسی طرح صاحب نصاب کے لئے زکوٰۃ فرض ہے مگر غیر صاحب نصاب کے لئے فرض نہیں ہے۔ حج کی بھی شرائط ہیں اور سال میں صرف ایک دفعہ ادا کیا جاتا ہے۔ کلمہ انسان کے لئے ضروری نہیں ہے کہ بلند آواز سے ہی پڑھتا رہے۔ اتنا کافی ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر دل سے ایمان رکھتا ہے۔ مگر نماز ایک ایسی چیز ہے جو دن کے چوبیس گھنٹے میں پانچ دفعہ پڑھنا فرض ہے اور ایسی چیز ہے جس کو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ الغرض نماز مومن کی نشانی ہے۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ دراصل وہ اپنے فعل سے خود ہی اپنی تردید کرتا ہے اور ایک مسلمان حق بجانب ہے اگر اس کو روحانی لحاظ سے مسلمان نہ سمجھے۔ سیاسی بات اور ہے جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے خواہ وہ پانچ بنائے اسلام میں سے کسی پر عمل نہ کرے سیاسی لحاظ سے مسلمان ہے۔ تاہم جو شخص بالبداہت پانچ ارکان اسلام سے انکار کرتا ہے۔ وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ حدیث میں ہے کہ

من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر

جو شخص عمداً تارک نماز ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔ متعمداً کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ وہ نماز کی فرضیت کا قائل نہیں بلکہ وہ شخص بھی جو فرضیت کا تو قائل ہے لیکن پڑھتا نہیں ہے وہ مسلمان یا مومن نہیں کہلا سکتا۔

یہ مسلمان کی ایک واضح پہچان ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہے یا نہیں افسوس ہے کہ آج کل اسلام کا ادعا رکھنے والے بڑے بڑے اپنے آپ کو عالم فاضل سمجھنے والے لوگ بھی نماز نہیں پڑھتے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے لوگ کس منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں میں ثقافت کا بڑا چرچا ہے۔ جہاں تک جغرافیائی علاقوں کا تعلق ہے۔ ثقافت کے معنی ان رسوم کے ہیں جو باپ دادا کے وقت سے چلی آتی ہیں۔ اسلام میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ اسلام تو تمام ایسی رسومات کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ اور سب انسانوں میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا جذبہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ قبائل تو صرف شناخت کے لئے ہیں۔ دونہ انسان کا اصل اکرام تقوے سے ہے۔ ایک مسلمان کو ایسی ثقافت سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ البتہ اگر پوچھا جائے کہ مسلمانوں کی ثقافت کیا ہے تو اس کا جواب یہی ہے کہ "تقویٰ"

اب تقوے ایسی چیز نہیں ہے جس کو آنکھ سے دیکھا اور ہاتھ سے ٹٹولا جا سکے۔ بلکہ صرف انسان کے اعمال سے ہی ہم جان سکتے ہیں کہ کون شخص متقی ہے اور ان اعمال میں سے جو انسان کی پہچان کے لئے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں سب سے اہم چیز نماز ہی ہے اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی ثقافت کا جزوِ اعظم نماز ہے۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا خواہ وہ کسی وجہ سے ہو وہ اسلامی ثقافت میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

الفرقان ماہ اپریل ۱۹۶۸ء کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا مصرعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک پر جاری فرمایا سو اس سلسلہ میں ناچیز اشعار عرض ہیں۔

خاکسار۔ شبیر احمد

لذتِ ہر دو جہاں پاتا ہوں تیری چاہ میں
تجھ کو پانے کے لئے گم ہوں میں تیری راہ میں
نغمہ زن ہوں صدقِ دل سے میں تری درگاہ میں

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

تو غنی ہے تیری نظروں میں یہ دولت ہے فضول
میری دلداری کی خاطر کچھ تو کر مجھ سے قبول
مطمئن ہو جائے دل کچھ تو اثر ہے آہ میں

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

عاشقوں کو عشق کی راہیں بتانے کے لئے
جامِ کوثر تشنہ روحوں کو پلانے کے لئے
خود ہی تو گویا ہوا ہے اک دلِ آگاہ میں

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

حضرتِ ناصر نے بخشا ہے ہمیں ذوقِ سلیم
تیری خوشنودی سے حاصل ہم کو جنّاتِ نعیم
سر جھکائیں گے ہمیشہ تیری ہی درگاہ میں

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

لاج رکھ لینا مرے حسنِ طلب کی جانِ جاں
مجھ کو شرمندہ نہ کرنا تو بوقتِ امتحاں
دیکھ کچھ تحفے ہیں میرے دامنِ کوتاہ میں

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

خوب تر ہے ایک عاصی پر ترا فضل و کرم
تیری ہی توفیق سے شبیر ہے ثابت قدم
جادۂ حق پر رواں ہے آہ میں اور واہ میں

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

74

اسلام کے استحکام اور دین کی اشاعت کے لئے عظیم مالی تحریک

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سالِ دوم کی مختصر کارگزاری

(محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب نائب صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

جماعت احمدیہ کی مجلسِ شوریٰ کے موقع پر مورخہ ۶ر اپریل ۶۸ء کو جو رپورٹ پڑھی گئی اسکے اہم حصے درجِ ذیل کئے جاتے ہیں:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدکم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز،

و

معزز نمائندگان مجلس مشاورت!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خاکسار اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے جس نے اپنے فضل و کرم سے ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو قبولیت سے نوازا اور اپنے نیک بندوں اور مخلصینِ جماعت کو حضرت فضلِ عمر رضی اللہ عنہ کے مرغوب و محبوب مقاصد جو اسلام کے استحکام، احمدیت کی ترقی اور اشاعتِ دینِ متین سے تعلق رکھتے ہیں کی تکمیل و توسیع کے لئے بڑھ چڑھ کر بشاشتِ قلبی کے ساتھ خلافتِ ثالثہ کے بابرکت دَور کی اس پہلی عظیم مالی تحریک میں گرانقدر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔

جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے مبارک ایام میں اس تحریک کا آغاز ہوا۔ تحریک کی کامیابی کے بنیادی اور ضروری امور کی انجام دہی مرکزی دفتر کا نظم و نسق اور دیگر متعدد متعلقہ امور جن کا ذکر خاکسار گزشتہ سال کی رپورٹ میں آپ کی خدمت میں کر چکا ہے کے انجام دینے کے بعد فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد کو متعین کیا گیا۔ تحریر و تقریر اور ذاتی رابطہ کی مہم کے ذریعہ پاکستان اور بیرونِ پاکستان میں اس تحریک کی افادیت کو احبابِ جماعت پر واضح کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ فاؤنڈیشن کے لئے وعدہ جات کے حصول کی مہم کو شروع کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کا احسان اور اس کا خاص فضل ہے کہ ابتداء میں اگرچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵ لاکھ روپیہ کی تحریک فرمائی تھی۔ دو سال کے اندر اندر پاکستان اور بیرونِ پاکستان کی جماعتوں کی طرف سے جو وعدے موصول ہوئے ہیں ان کی مجموعی میزان چھتیس لاکھ ستر ہزار تین سو سینتالیس روپے تک پہنچ چکی ہے۔ الحمد للہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

پاکستان اور بیرونِ پاکستان کی جماعتوں میں وعدوں اور وصولی کے متعلق جو کام ہوا اُس کی خاکسار الگ الگ رپورٹ پیش کرتا ہے:۔

اندرونِ پاکستان وعدوں اور وصولی کی تفصیل

گزشتہ سال شوریٰ تک اندرونِ پاکستان وعدوں کی میزان ستائیس لاکھ پچیس ہزار آٹھ سو ستر (۲۵۸۷۰، ۲۷) روپے تھی۔ سال زیرِ رپورٹ میں ان وعدوں میں بفضلِ خدا چوّن ہزار چار سو ستر (۵۴۴۷۰) روپے کا اضافہ ہوا۔ اس اضافہ کا موجب یہ بات ہوئی کہ پاکستان کی تمام قصباتی اور دیہاتی جماعتوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان مبارک ارشادات کو جو فاؤنڈیشن سے تعلق رکھتے تھے طبع کروا کر وعدوں کے فارم بھجوائے گئے۔ بالخصوص ان جماعتوں کی طرف توجہ کی گئی جہاں سے بہت کم وعدے آئے تھے یا بالکل نہ آئے تھے۔ اس مہم کے نتیجہ میں سو سو دو دو سو روپیہ اور کم و بیش کے وعدے موصول ہوئے۔ بعض خاص خاص احباب نے اپنے وعدوں میں اضافہ کیا۔ بعض نے سابقہ وعدے پورے ادا کر کے مزید رقم کا وعدہ کر دیا۔ اس طریق سے اور کچھ ذاتی رابطہ سے اور بعض جماعتوں میں دورہ اور بعض خاص احباب اور مستورات کو تحریک کرنے کے نتیجہ میں اضافہ ہوا۔ اس اضافہ کو شامل کر کے ۱۵ر مارچ ۱۹۶۸ء تک اندرونِ پاکستان وعدوں کی کُل میزان ۲۷۸۰۳۴۰ روپے ہو جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اللہ تعالےٰ سب وعدہ کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو بہت بہت جزائے خیر دے اور اپنی جناب سے خاص توفیق عطا فرمائے کہ وہ جلد سے جلد مکمل طور پر اپنے وعدوں کو احسن رنگ میں ادا بھی کر سکیں۔ آمین۔

مخلصینِ سلسلہ نے بفضلِ خدا گزشتہ مشاورت تک ۶ر۵۵ر۱۹۵ روپے کی ادائیگی کر دی تھی۔ وصولی کی جد و جہد کے سلسلہ میں گزشتہ مشاورت سے لیکر جون ۱۹۶۷ء تک بذریعہ اخبار "الفضل" اور بذریعہ خطوط خاص طور پر یاددہانی کرائی گئی کہ جن دوستوں نے انکم ٹیکس ادا کرنا ہے اور اپنے حسابات جون تک بند کرنے ہیں وہ اس عرصہ میں زیادہ سے زیادہ رقوم ادا فرماویں تا وہ انکم ٹیکس کی رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پھر بعد ازاں اُن دوستوں کو جن کے وعدے پانچ ہزار یا اس سے زیادہ رقوم کے ہیں خطوط بھجوائے گئے اور ان سے یہ توقع کی گئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے مطابق اپنی ادائیگی کو دوسرے سال کے معیار تک پہنچا دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۶۷ء طبع کروا کر مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع اور جلسہ سالانہ منعقدہ جنوری ۶۸ء پر تقسیم کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات میں سے بعض ضروری ارشادات اور دوسرے پیغامات یاددہانیوں کی صورت میں "الفضل" اور دیگر رسائل میں شائع کروائے جاتے رہے۔ جماعتوں کے امراء کرام اور مقامی سیکرٹریان فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو وصولی کی طرف خاص توجہ دینے کی تاکیدی درخواست وقتاً فوقتاً کی جاتی رہی۔ بعض جماعتوں کو دوروں میں فاؤنڈیشن کے سیکرٹری یا خاکسار کی طرف سے توجہ دلائی گئی۔

وعدوں کے حصول کے علاوہ وصولی میں بھی محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے کوئٹہ، کراچی اور لنڈن میں قابلِ قدر تعاون فرمایا۔ جماعتوں میں سے بالخصوص لائل پور، پشاور، کوئٹہ، ربوہ سرگودہا نے بہت محنت سے کام کیا ہے اور نسبتاً ضلع ساہیوال اور ضلع گجرات اور گوجرانوالہ نے بھی اچھی کوشش کی ہے۔

الغرض متعدد مخلصین نے ادائیگی کے سلسلہ میں بفضلِ خدا بہت عمدہ نمونہ پیش کیا ہے اور بعض خاندانوں نے بھی قابلِ قدر مظاہرہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء لیکن ابھی دوسرے سال کے لئے مقررہ معیار تک پہنچنے کے لئے احباب کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

وعدوں اور وصولی کی فرد وار اور جماعت وار پوزیشن پیش کرنے کے لئے وقت نہیں اور نہ گنجائش ہے۔ لیکن خاکسار اس وقت وعدوں اور وصولی کی ضلع وار تفصیل پیش کرنا چاہتا ہے۔

(یہ تفصیل بوجہ عدمِ گنجائش شائع نہیں کی جا رہی)

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ سال زیرِ رپورٹ میں ۱۵ر مارچ ۱۹۶۸ء تک ۵۶۳۳۹۳ روپے کی وصولی ہوئی اور سابقہ وصولی کو شامل کر کے کُل وصولی ۱۲۱۸۵۸۸ روپے ہے۔ ابھی جون ۶۸ء کے اختتام میں تین ماہ باقی رہتے ہیں۔ وعدوں کی نسبت کے لحاظ سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاءِ مبارک کے پیشِ نظر کہ دوستوں کو دوسرے سال کے ختم ہونے تک کم از کم دو تہائی کی رقم ضرور ادا کر دینی چاہیئے خاص جد و جہد کی ضرورت ہے مجھے توقع بلکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ جون ختم ہونے تک احباب دو تہائی سے بھی زائد ادا کر کے حضور کے منشاءِ مبارک کو پورا کر دیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

معزز نمائندگان شوریٰ اور احباب نے وعدوں اور وصولی کی اس تفصیل سے معلوم کر لیا ہو گا کہ اندرون پاکستان میں فاؤنڈیشن کے فنڈ کے لئے وعدہ کرنے والے احباب کی مجموعی تعداد ۸۸۲ء۱ ہے اور بعض دوسرے افراد جو وعدہ کنندگان میں شامل ہیں لیکن جماعتوں کی تعداد میں اُن کا ذکر نہیں آ سکا ان کو اگر شامل کر لیا جائے تو گیارہ ہزار کے قریب ایسے مخلصین ہیں جنہوں نے ۲۷۸۰۳۴۰ روپے کا وعدہ اپنے پیارے امام حضرت عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے

یادگاری ادارہ کے لئے پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزاءِ خیر دے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان میں صرف گیارہ ہزار احمدی ہیں؟ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد پاکستان میں کئی لاکھ کی ہے۔ ضعفاء، کمزور، بیمار اور بیکار دوستوں اور بچوں اور خواتین کو اگر الگ بھی کر لیا جائے تو بھی ایک لاکھ سے کم کسی صورت میں بھی چندہ میں حصہ لینے کے قابل افراد کی تعداد تصور نہیں کی جا سکتی اور وقتی اور ہنگامی تحریک میں جبکہ وہ صرف تین سال کے لئے ہو چندہ دہندگان کی تعداد ہمیشہ بڑھ جاتی ہے۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر میں اس موقع پر احبابِ جماعت سے بالعموم اور جماعتوں کے امراء سے بالخصوص درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس جائزہ کی روشنی میں پُر زور کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ہر فرد تک فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ضروری ارشادات پہنچ جائیں۔

ادارہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی یہ تمنا جو دراصل مخلصین کی ایک بھاری تعداد کے دلی جذبات کی عین ترجمانی ہے کہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم کارناموں سے بھرپور باون سالہ دورِ خلافت کی یاد میں کم از کم باون لاکھ روپیہ کا فنڈ مہیا کیا جائے تبھی پوری ہو سکتی ہے کہ جماعتیں اپنی اپنی جگہ جائزہ لیں اور مخلصین اور معزز نمائندگان شوریٰ دلی محبت اور اخلاص کے ساتھ فاؤنڈیشن کے ساتھ تعاون فرما کر احباب کو تحریک فرمائیں تا ایک بھی دوست ایسا نہ رہے جو اس عظیم فنڈ میں جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی پہلی بابرکت مالی تحریک ہے اور جس سے اسلام کے استحکام اور احمدیت کی تقویت کے متعدد کام انجام پانے ہیں بشاشتِ قلب کے ساتھ حصہ نہ لے۔ (باقی)

ہالینڈ میں عید الاضحیہ کی تقریبِ سعید

مختلف ممالک کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ)

امسال عید الاضحیہ کی تقریب ہالینڈ میں مورخہ ۱۰ر مارچ ۶۸ء کو منائی گئی۔ عید کا خوبصورت دعوت نامہ نزدیک و دور سارے ملک میں بھجوایا گیا۔ بلکہ ہالینڈ کے ملحقہ ملک بلجیئم کے احمدی احباب کو بھی روانہ کیا گیا۔ اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے مراکز میں بھی عید کی اطلاع بھجوا کر ان کو مدعو کیا گیا۔

زیادہ احباب کی آمد کی توقع اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے مشن ہاؤس کے ملحقہ دونوں ہال کمروں میں بھی نماز کی ادائیگی کے لئے انتظام کیا گیا۔ جن کا بذریعہ لاؤڈ سپیکر تعلق قائم تھا۔

مہمانوں کا پہلا قافلہ صبح سویرے آن پہنچا۔ یہ ہمارے ترک بھائی تھے۔ خاکسار اور برادرم صلاح الدین خان صاحب نے ان کا مسجد کے گیٹ پر اَهْلًا وَّ سَهْلًا وَّ مَرْحَبًا کہتے ہوئے استقبال کیا۔ پھر آہستہ آہستہ مسجد لوگوں سے پُر ہو گئی۔ جب نمازِ فجر کا وقت ہوا تو ایک نہایت خوش الحان ترک بھائی نے اذان کے پُر شوکت کلمات دل میں اُتر جانے والے ترنم کے ساتھ بلند کئے۔ سنتوں سے فارغ ہو کر خاکسار کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی گئی بعد اختتام مسجد کا ہال "تکبیرات سے گونج اٹھا۔ مسجد میں بفضلہ تعالیٰ مختلف ملکوں کے مسلمان جمع تھے۔ پریس رپورٹر اور فوٹو گرافر بھی اپنا اپنا سامان لئے آ موجود ہوئے۔

جب عید کی نماز کا وقت ہوا تو خاکسار نے نماز پڑھائی۔ پریس والوں نے تصاویر اتاریں۔ ہیگ کے سب سے بڑے اخبار کے فوٹو گرافر نے خطبہ کے وقت تصاویر لیں۔

خطبہ میں خاکسار نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کی اس طرف توجہ مبذول کرائی کہ یہ تقریب بے شک ہمارے لئے خوشی کی ہے لیکن بہت کم ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ ہم اس موقع پر کیوں خوشیاں مناتے ہیں۔ دراصل یہ اس واقعہ کی یادگار ہے جو چار ہزار سال ہوئے مکہ کے مقام پر رونما ہوا تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی تھی۔ ہمیں اس واقعہ سے سبق سیکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی آواز پر اسی طرح لبیک کہنے اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

نیز اس واقعہ سے اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں پر بھی روشنی پڑتی ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت ابو الانبیاء ابراہیم علیہ السلام سے کئے تھے کہ وہ آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو بھی برکت دے گا۔ چنانچہ آپ کی ذریت میں وہ مصلح عالم۔ رحمۃ للعالمین۔ سید الاوّلین والآخرین پیدا ہوئے جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ و المجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ یہ تاریخِ ادیان کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا کہ دنیا میں پہلی بار ایک ایسا نبی پیدا ہوا جس کی تعلیم سارے عالم کے لئے تھی اور جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔ الخ۔ ایسے عظیم الشان وجود کا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ذریت میں پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی اور ایثار مستعدی اور لبیک کہنے کا ہی نتیجہ تھا۔ پس کیا یہ امر ہمارے لئے کم خوشی کا باعث ہے کہ ہم اس وجود باجود کے ماننے والے ہیں۔ آئیے ہم بھی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب قربانی کا موقع پیش آئے تو ہمیں بھی ویسا ہی پختہ ایمان ایثار اور مستعدی حاصل ہو۔

نماز کے اختتام پر ایک ریسپشن دی گئی۔ نمازِ عید پر مختلف ملکوں اور نسلوں کے لوگ جمع تھے۔ ہالینڈ کے علاوہ بلجیئم سے بھی احمدی احباب شاملِ نماز ہوئے۔ ریسپشن میں بھی ممبرانِ جماعت کے علاوہ بہت سے دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر پاکستان۔ ہالینڈ سورینام۔ انڈونیشیا۔ افریقہ۔ سعودی عرب مصر۔ اردن۔ ترکی۔ مراکو۔ ایران۔ افغانستان وغیرہ سے مسلمان موجود تھے۔ جماعت کے ممبران نے مہمانوں کو خود ہی Serve کیا اور اس طرح عید کی رونق دوبالا ہوئی نائیجیریا اور غانا کے سفارت خانوں کے انچارج اور دیگر نمائندگان بھی موجود تھے۔ عید کی رپورٹ اسی روز خطبہ کے موقع کی ایک بڑی تصویر کے ساتھ اخبار میں شائع ہوئی۔ بعض اخبارات نے موقع کی مناسبت سے نوٹ بھی لکھے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

اسی روز پانچ بجے شام چند احباب کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔ سفارت خانہ پاکستان کے بھی بعض احباب تشریف لائے۔

عید کے جملہ انتظامات میں احمدی احباب نے بڑی محنت اور شوق سے حصہ لیا۔ خاص طور پر مسز ہمر ہے ملک اور مسٹر عبد العزیز جمن بخش نے کھانا تیار کرنے میں بہت مدد کی۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین +

درخواستِ دعا

خاکسار کا بھائی محمد ارشاد ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ علاج سے معمولی افاقہ ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

خاکسار افتخار احمد
ح۔ ا۔ ۵۔ A کیمبلپور

ضروری اطلاع

میرا بھائی کرم علی شاہ آوارہ ہو چکا ہے اور اس کی نسبت چوری وغیرہ کی شکایات ہیں۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں اس کے کسی فعل کا ذمہ دار نہیں ہوں نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

شبیر علی شاہ (ربوہ)

ہدایت کے سرچشمے

(مکرم منصور احمد صاحب بشیر جامعہ احمدیہ)

سب سے یقینی اور قطعی ذریعہ ہدایت وہ وحی و الہام ہوتا ہے جو شریعت کے رنگ میں شرعی نبی کو دیا جاتا ہے دوسرا ہدایت کا وسیلہ وہ طریق کار ہوتا ہے جو نبی خدائی الہام کی روشنی میں متعین کرتا ہے۔ اور جس پر وہ خود عمل کرتا ہے اور اپنے متبعین سے کراتا ہے اور تیسرا ذریعہ ہدایت وہ زبانی روایات ہیں۔ جو نبی کے اقوال اور افعال پر مبنی ہوتی ہیں گذشتہ انبیاء کی امتوں میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کی تاریخ کسی حد تک محفوظ رہی اس کے مطالعہ سے ان تینوں ذرائع کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ امت محمدیہ کا زمانہ گذشتہ امم سے بہت لمبا اور دائرہ اثر بہت وسیع ہے۔ اسلئے اسلام میں یہ تینوں ہدایت کے سرچشمے اپنی افادیت اور اثر کے لحاظ سے ایک مستقل اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں ہر ایک کا مختصر بیان درج کیا جاتا ہے

ہدایت کا پہلا سرچشمہ — قرآن مجید

ہر ایک امت کی بنیاد وہ شرعی کتاب ہوتی ہے جو اس امت کا بنالاتا ہے۔ اس کتاب کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم کی انسانی دست برد سے محفوظ رہے۔ قرآن مجید نے چونکہ تمام دنیا کے لئے تا قیامت ہدایت کے سامان فراہم کرنے تھے اسلئے شروع سے ہی اللہ تعالےٰ نے اس کی حفاظت کے خاص انتظامات فرمائے۔

اور اس خدائی انتظام اور حفاظت کی برکت ہے کہ قرآن مجید آج بھی مکمل طور پر محفوظ ہے اور وہ مستشرقین جو اسلام کے خلاف سخت تعصب کیوجہ سے کوئی موقعہ بھی اعتراض کا جانے نہیں دیتے اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہو گئے ہیں کہ قرآن مجید میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

انسان کی ہدایت کے لئے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ وہ شرک سے پاک ہو کر خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت حاصل کرے قرآن مجید میں خدا تعالےٰ کی توحید کا بیان اور اسکی تاکید بے شمار مواقع پر اتنے مؤثر پیرایوں میں کی گئی ہے کہ اسکی مثال کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ قرآن مجید نے خدا تعالےٰ کی صفات کا تفصیلی بیان اسی غرض سے دیا ہے۔ اگرچہ قرآن مجید نے ہی ہمیں یہ بتایا ہے کہ خدا تعالےٰ کی صفات حسنہ ان گنت ہیں تاہم اس میں انہیں صفات الٰہیہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے جنہیں عقل انسانی سمجھ سکتی ہے ان صفات الٰہیہ کو ذہن میں رکھنے۔ ان کو آسانی سے سمجھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کے لئے ان کا ایک خلاصہ قرآن مجید کی سب سے پہلی مگر اہم ترین سورۃ فاتحہ میں دیا گیا ہے۔ رب العالمین۔ رحمان رحیم اور مالک یوم الدین وہ چار بنیادی صفات ہیں جنہیں اس ابتدائی سورۃ میں درج کیا گیا ہے۔ انسان کی ہدایت کا ایک بڑا ذریعہ پیشگوئیاں ہیں۔ پیشگوئی کا پورا ہونا خدا تعالےٰ کی ذات پر ایسی حتمی دلیل ہوتا ہے جس کا انکار کوئی سلیم الفطرت انسان نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید نے ہزاروں پیشگوئیاں بیان کی ہیں۔ جو ہر زمانے میں پوری ہو کر اسلام کی سچائی پر زبردست ثبوت مہیا کرتی ہیں۔ ہمارے زمانے میں جو اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں وہ خواہ کسی شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتی ہوں۔ ان سب کا ذکر قرآن مجید میں کسی نہ کسی رنگ میں بطور پیشگوئی کے موجود ہے۔ سیاسی لحاظ سے یورپین اور اشتراکی اقوام کی ترقی۔ اقتصادی لحاظ سے بے شمار نئے وسائل دولت کی دریافت۔ مذہبی طور پر تمام مذاہب میں بیداری کی لہر اسلام کا ترقی کے بعد تنزل اور تنزل کے بعد دوبارہ ترقی کرنا اسی طرح اس زمانہ کی حیرت انگیز سود و بیاں طباعت کی ترقی غرض تمام امور کے متعلق قرآن مجید میں پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں جو کہ لفظ بہ لفظ پوری ہو کر ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتی ہیں۔

مذہبی امور میں سے ایک ضروری چیز دعا ہے۔ کوئی الٰہی کتاب اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک وہ دعا کے متعلق اپنے ماننے والوں کی پوری ہدایت نہ کرے۔ قرآن مجید نے دعا کی فلاسفی۔ شرائط اہمیت اور طریق وغیرہ تمام امور پر مکمل بحث کی ہے۔ دعا کی فلاسفی کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ انسان چونکہ طبعی طور پر کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اسلئے وہ ہر وقت الٰہی مدد کا محتاج ہے جو دعا سے حاصل ہو سکتی ہے۔ سورۃ فاتحہ میں قبولیت دعا کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ دعا کرنے والے کی زندگی اور وہ مقصد جس کے لئے وہ دعا کرتا ہے خدائی صفات کے مطابق اور ان کے قیام میں مؤید ہوں پھر اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہکر بتایا کہ دعا کے وقت عاجزی ضروری ہے اور استمداد کے وقت صرف خدا تعالےٰ کو ہی اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کہہ کر توجہ دلائی کہ ہر امر کے متعلق اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہئے اور ہر چیز خواہ چھوٹی ہی ہو اس سے مانگنی چاہئے۔

بعدِ زمانہ سے ہر مامور من اللہ کی تعلیم میں فرق پڑ جاتا ہے۔ نئی نئی بدعات ظاہر ہو جاتی ہیں جنہیں صحیح طریق ہدایت سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا جو اتحاد اور یکانگت نبی کے ذریعے پیدا ہوئی تھی اسکو باہمی اختلافات کی نذر کر دیا جاتا ہے ایسے وقت ایک سچی کتاب کا فرض ہے کہ اپنے ماننے والوں کی راہنمائی کرے اگر اس کتاب کی حفاظت اللہ تعالےٰ نے نہیں چھوڑی تو ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ ایسے لوگ ضرور کھڑے کرتا ہے جو اس کتاب کو دوبارہ دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اسکو حکم و عدل بنا کر اس کے ذریعے تمام اختلافات کو دور کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی گمراہی اور باہمی اختلافات کے وقت وہ ایسے مامور بھیجتا رہے گا۔ جو قرآن کا علم اللہ تعالےٰ سے پا کر اس کے ذریعے مسلمانوں کے اختلافات کا فیصلہ کرتے رہیں گے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہر زمانے میں ایسے نیک لوگوں کو کھڑا کیا جو مسلمانوں کی راہنمائی کرتے رہے اور جب قرآن مجید کی پیشگوئیوں کے مطابق مسلمان اپنی گمراہیوں میں حد درجہ بڑھ گئے اور آپس کے اختلافات کی وجہ سے بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تو اس وقت اللہ تعالےٰ نے سب سے بڑے مجدد کو مامور کا درجہ عطا فرما کر حکم و عدل کے طور پر بھیجا۔ اس نے مسلمانوں کے تمام اختلافات کا فیصلہ قرآن شریف کے ذریعہ کر کے انہیں دوبارہ ملت واحدہ بنا دیا۔

ہدایت انسانی کے لئے روحانی دقائق و معارف کا وجود ظاہر ہے قرآن مجید میں معارف و دقائق روحانی کا ایک سمندر بہتا ہے۔ جتنی تفاسیر قرآن شریف کی لکھی گئی ہیں ان کا عشر عشیر بھی دوسرے مذاہب میں نہیں پایا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

75

کہ صرف سورہ فاتحہ میں اتنے دقائق و معارف پائے جاتے ہیں جن کا مقابلہ دوسرے مذاہب کی تمام کتب ملا کر بھی نہیں کر سکتیں۔ اس چیلنج کا مقابلہ آج تک کوئی نہیں کر سکا اس چیلنج کو جماعت احمدیہ کی طرف سے دوبارہ دہرایا گیا ہے اور ایک کثیر رقم بطور انعام کے رکھی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک کسی کو کھل کر سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم تمام وجوہ کمال میں دوسری کتب سے افضل ہے اور اس نے جس طرح اپنا منبع ہدایت ہونا ثابت کیا ہے دوسری کتب ہرگز نہیں کر سکتیں یہ وہ دعوےٰ ہے جسے قرآن مجید نے بڑی تحدی کے ساتھ آج سے چودہ سو برس پیشتر تمام لوگوں کے سامنے رکھا چنانچہ قرآن مجید نے اپنے بے مثل ہونے کا دعوےٰ ان الفاظ میں کیا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (سورہ بقرہ ع ۳ پارہ نمبر ۱)

یعنی اگر تمہیں قرآن کے متعلق شک ہو کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں اتارا گیا یا تمام دنیا کی ہدایت کے لئے جو اس نے دعویٰ کیا ہے وہ درست نہیں۔ تو اس شک کے دور کرنے کا یہ طریق ہے کہ تم بھی اسکی سورتوں میں سے کسی کی مثل ایسی سورت بناؤ جو تمام وجوہ کمال میں اسکے ہم پلہ ہو اس چیلنج کو قرآن شریف کی مختلف سورتوں میں متعدد بار دہرایا گیا ہے لیکن آج تک کسی کو یہ تلخ جام پینے کی جرأت نہیں ہوئی۔ قرآن مجید کا یہ دعویٰ اور پھر باقی مذاہب کی اس پر لمبی خاموشی اس حقیقت کا کافی ثبوت ہے کہ قرآن مجید ہی حقیقی سرچشمہ ہدایت ہے اور اسکے مقابل پر کسی اور کتاب کو پیش کرنا ان تمام روحوں پر ظلم ہے۔ جو ہدایت کی پیاسی ہیں اور جن کی روحانی پیاس ایسی کامل کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہیں بجھا سکتی۔

(باقی)

جماعت احمدیہ احمد نگر کے جلسہ کی

مختصر روداد

یکم محرم الحرام مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء کو جماعت احمدیہ احمد نگر کا ایک خاص جلسہ بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم حافظ محمد یوسف صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب وسیم نے ایڈیٹر صاحب الفضل کی مشہور نظم ؎

ہم نے کب کہا نہ چل   چل مگر سنبھل کے چل

خوش الحانی سے پڑھی اسکے بعد مکرم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔

اس جلسہ کا اصل مقصد عوام کے سامنے حضرت امام حسین علیہ السلام کی بے مثال قربانیاں آپ کی جرأت و شجاعت اور غیرت اسلامی کے بیان کے ذریعہ اس عظیم الشان شہادت کو تازہ کرنا ہے۔ جو کربلا میں واقع ہوئی۔ نواسۂ رسول نے جس طرح اپنے خون سے گلشن اسلام کی آبیاری کی ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج تک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس کے برعکس یزید ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور کوئی انسان یزیدی کہلانے کے لئے تیار نہیں ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو "سرداران جنت میں سے" قرار دیا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی ہم سب کے لئے نمونہ ہے۔ ہم سب کو چاہیئے کہ اسلام کی خاطر آپ کی اتباع میں ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ آپ کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کی تقریر تھی۔ جس کا عنوان تھا۔

"حضرت امام علیہ السلام کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں"۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بہت سے حوالے پیش کر کے حاضرین پر حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقام اور آپ کا "سرداران جنت" میں سے ہونا ثابت کیا۔ آپ کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ (افریقہ) نے "اشاعتِ اسلام بیرونی ممالک میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا بنیادی مشن ہی خدا تعالیٰ نے یہ مقرر فرمایا کہ دین اسلام کے غلبہ کی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ اور اشاعت اسلام کے فریضہ کو انجام دے۔ اس کے لئے احمدیہ جماعت نے بیرونی ممالک میں مبلغین کے ذریعہ مساجد کی تعمیر۔ اشاعت لٹریچر و تراجم قرآن اور سکولوں کے ذریعہ تبلیغ اسلام کے فریضہ کو شاندار طور پر سرانجام دیا۔

جماعت کی اسی بے لوث خدمت اور جدوجہد کا بیرونی ممالک میں بالعموم اور افریقہ اور مغربی ممالک میں بالخصوص اسلام کے حق میں بڑا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ آپ کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے "جماعت احمدیہ اور آئمہ اہل بیت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کے عالمگیر ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اسلام تمام انبیاء علیہم السلام کو ماننا . . . . . ضروری قرار دیتا ہے۔ اسلام تمام قوموں کے تمام بزرگوں کی عزت کرنا بھی ضروری قرار دیتا ہے۔ کوئی احمدی اس وقت تک احمدی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کسی بزرگ کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ائمہ اہل بیت کا خود بھی احترام کیا ہے۔ اور ہمیں بھی ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ائمہ اہل بیت بھی اہل السنت کے بزرگوں سے ہمیشہ محبت اور رواداری اور احترام سے پیش آتے رہے ہیں۔

مکرم مولانا صاحب موصوف کے بعد صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں پھر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی کو سامنے رکھ کر اسلام کی خاطر قربانیاں دینے کی تلقین فرمائی۔

آخر پر مکرم ناصر احمد صاحب ظفر صدر جماعت نے فاضل مقررین اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ یہ جلسہ ۹½ بجے رات بخیر و خوبی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

(خاکسار محمد افضل بٹ۔ احمد نگر۔ ضلع جھنگ۔ نزد ربوہ)

مذہب کا خلاصہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مذہب کا خلاصہ دو ہی باتیں ہیں اور اصل میں ہر مذہب کا خلاصہ ان دو ہی باتوں پر آکر ٹھہرتا ہے۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ ایک خدا کے حقوق کہ اسے کس طرح ماننا چاہیئے اور کس طرح اس کی عبادت کرنی چاہیئے۔ دوئم بندوں کے حقوق یعنی اس کی مخلوق کے ساتھ کیسی ہمدردی اور مواسات کرنی چاہیئے"۔

"حقوق العباد کو پورے طور پر ادا کرنے اور بجا لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف قوتوں کا مالک بنا کر بھیجا تھا اور اس سے یہی منشاء تھا کہ اپنے محل پر ہم ان قوتوں سے کام لیکر نوع انسان کو فائدہ پہنچائیں"۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

تمام ارکان مجلس کے خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ ان کی خداداد صلاحیتوں اور ذہنی جسمانی اور روحانی قوتوں سے بنی نوع انسان کو کس حد تک فائدہ پہنچ رہا ہے۔ احمدی نوجوان کی حیثیت سے ہمارے کردار کا ایک اہم پہلو یہ ہونا چاہیئے کہ ہم ہر آن مخلوق خدا کی خدمت کے لئے تیار رہیں۔ اور ہمارے وجود سے اپنے پرائے سبھی مستفیض ہوں اور کوئی ہمارے حسنِ سلوک مروت ایثار و قربانی سے محروم نہ رہے۔

مہتمم خدمتِ خلق

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان نکاح

میرے بھتیجے مرزا نعیم احمد ولد مرزا محمد شریف صاحب مرحوم کا نکاح مورخہ ۸ اپریل ۱۹۶۸ء کو روہڑی میں ناصرہ جبیں ولد میاں عبدالخالق صاحب ٹھیکیدار آف روہڑی سے بعوض پانچ ہزار روپیہ (۵۰۰۰/-) حق مہر پر پڑھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

(خاکسار مرزا عبدالعزیز محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

اعلان

کراچی میں مختلف پاکستانی اجناس مثلاً گندم۔ چاول۔ چنے۔ جوار۔ باجرہ۔ گڑ شکر کھانڈ دالیں سرسوں تارامیرا وغیرہ کی کمیشن پر فروختگی کے لئے ایک احمدی دوست کی فرم:۔

"میسرز خورشید سنز فاطمہ منزل کھودری گارڈن کراچی ۲"

کاروبار کر رہی ہے۔ جو احباب دوست سابقہ سندھ اور پنجاب وغیرہ کی منڈیوں سے اپنے مال فروخت کروانا چاہیں وہ ان سے مندرجہ بالا پتہ پر رابطہ پیدا کر سکتے ہیں

(ناظر تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ ام الفضل صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار شیخ عبدالعظیم خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں)

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ (اہلیہ محترم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی) آنکھوں کے اپریشن کے لئے گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہوئی ہیں اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

شمس الحق سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن سول لائنز۔ لاہور

ملاوٹ — ایک ناقابل معافی جرم

کون نہیں جانتا کہ انسانی جسم کی پرورش کے لئے بعض چیزیں مخصوص ہیں۔ اگر ان میں نقص اور خرابی واقع ہو یا ان کے مہیا ہونے میں دقت ہو تو اس سے انسانی جسم کی نشوونما بالکل رک جاتی ہے۔ آپ نے کسی جاہل سے جاہل اور اجڈ سے اجڈ انسان کو کبھی لکڑی چباتے یا گھاس پھانکتے نہیں دیکھا ہوگا۔ اس لئے کہ یہ چیزیں انسانی خوراک میں شامل نہیں۔ اور نہ ان سے انسانی جسم کو نشوونما ملتی ہے۔ لیکن دولت کے لالچ میں آکر سمجھدار لوگ تک انسانوں کو لکڑی کا برادہ اور مٹی کھلاتے ہیں۔ تاکہ وہ اس طرح دولت جمع کرنے کی خواہش کو پورا کریں۔ کبھی مہنگی اور عمدہ غذاؤں میں سستی اور ناقص چیزوں کی ملاوٹ کرکے خریدار کی جیب سے روپیہ کھینچا جاتا ہے اور کبھی ضروری چیزوں میں ایسی اجناس کی ملاوٹ کی جاتی ہے جو غیر مفید بھی ہوتی ہیں اور مضر صحت بھی۔ اس طرح گویا دولت جمع کرنے کے لالچ میں ملک و ملت اور معاشرہ کی صحتوں کو تباہ کیا جاتا ہے اور اس کو ایک آرٹ سمجھا جاتا ہے بعض غیر مضر صحت اور زہریلی اجناس اشیاء خورد و نوش میں ملا کر بسا اوقات انسانوں کی موت کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ملاوٹ کرنے والوں کو قتل عمد کا مجرم قرار دیا جانا چاہیے اور ان کے ساتھ بالکل وہی سلوک کرنا چاہیے جو قاتلوں کے ساتھ کیا جاتا ہے ملاوٹ والی چیزوں سے اگر دفعتاً موت واقع نہ ہو پھر بھی ان کا اثر ہلکی زہر کی طرح تدریجی بیماری اور موت کا سبب بن سکتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ملاوٹ کرنے والے معاشرہ کے سب سے بڑے دشمن ہیں جس کا احساس ان کو خود بھی ہونا چاہیے تاکہ ملک و ملت اس تدریجی ہلاکت سے محفوظ رہے۔

خوراک انسانی زندگی کا اہم اور لازمی جزو ہے یہ جس قدر صاف و پاک اور بہتر ہوگی اسی قدر معاشرہ جسمانی اور ذہنی لحاظ سے ترقی کرے گا بلکہ حق تو یہ ہے کہ غذا کا اثر اخلاق اور روحانی صحت پر بھی پڑتا ہے اس لئے اسلام نے بعض غذاؤں کو قطعاً حرام قرار دیا ہے۔ اور ان کے استعمال سے روکا ہے تاکہ لوگوں کے اخلاق اور روحانی قویٰ مفلوج ہو کر نہ رہ جائیں۔ گویا غذا پر ہماری جسمانی، ذہنی اور روحانی نشوونما کا دارومدار ہے اگر ایسی غذا میں مضر صحت یا غیر مفید چیزوں کی ملاوٹ کی جائے تو اس سے ساری قوم اور معاشرہ کی جسمانی ذہنی اور روحانی صحت ختم ہو جائے گی۔ اور معاشرہ کی وہ تمام صلاحیتیں بیکار ہو جائیں گی۔ جو ترقی اور نشوونما کے لئے لازمی ہوتی ہیں۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ جو لوگ ملک و ملت اور معاشرہ کو ذاتی مفاد کے لئے اس طرح تباہ و برباد کرنے والے ہوں وہ کسی رعایت اور ہمدردی کے مستحق نہیں۔ ان لوگوں کو ایسے جرائم سے روکنے کے لئے معاشرہ کے ہر فرد کو ان لوگوں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے جو اس قسم کے جرائم کی روک تھام کے لئے مقرر ہیں۔

ملاوٹ سے معاشرہ کی صحت پر ہی اثر نہیں پڑتا بلکہ اس سے ملک کی اقتصادی زندگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں دنیا کا اقتصادی نظام بہت حد تک ایک بن کر رہ گیا ہے جب تک ایک ملک اپنے ہمسایہ اور دور دراز کے ملکوں کے ساتھ اقتصادی اور تجارتی تعلقات قائم نہ کرے اور ان کے ساتھ موجودہ دور کی ضروریات کا تبادلہ نہ کرے تب تک وہ ترقی کی دوڑ میں دوسروں کے ساتھ پورا نہیں اتر سکتا۔ اس صورت حال کے پیش نظر اگر آپ دوسروں کو ناقص اور ملاوٹ والا مال مہیا کریں تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اول تو وہ آپ کا مال لینے سے انکار کریں گے اور اگر ایک آدھ دفعہ غلطی سے یا چشم پوشی کرکے آپ کا ناقص اور ملاوٹ والا مال قبول بھی کر لیں تو آئندہ وہ ایسا کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس طرح ملک کی تجارت کو ایسا دھچکا لگے گا جس کی کسی صورت میں تلافی نہیں ہو سکتی۔ اور اس طرح جہاں ملک کا اقتصادی نظام درہم برہم ہو جائے گا وہاں آپ کی ناجائز طریقوں سے دولت کمانے کی حرص بھی پوری نہیں ہوگی۔

اس کے برعکس اگر دوسرے ملکوں کے ساتھ دیانتداری اور راست بازی کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کئے جائیں ان کو صاف ستھرا اور خالص مال دیا جائے تو اس سے ملکی تجارت میں استحکام پیدا ہوگا۔ اور تجارت کرنے والوں کو بھی مسلسل فائدہ ملتا رہے گا۔ جو تجارتی ترقی اور اقتصادی خوشحالی کا لازمی اصول ہے۔ "کم نفع اور زیادہ نکاسی" دوسرے لفظوں کو ناقص مال مہیا کرنے کی صورت میں مال مہیا کرنے والے کی شہرت اور اخلاق برتری کو دھچکا لگتا ہے جو کسی حالت میں بھی فائدہ مند نہیں ہوتا لہٰذا تھوڑے سے ناجائز منافع کے لئے اپنی اور ملک کی شہرت کو نقصان پہنچانا اور ہمیشہ کے لئے اقتصادی شاخ سے محروم ہونے کے بجائے یہی موزوں طریق ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ لین دین کے تعلقات قائم کرتے وقت دیانت داری راست بازی کو اپنا اصول بنائیں اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب ہم اپنے ان لوگوں کے ساتھ یہ اصول برتیں جو ہر وقت ہمارے آس پاس اور دائیں بائیں رہتے ہیں۔ اور جو اس معاشرہ کا جزو ہیں جس کے ساتھ وابستگی کا ہم دعویٰ کرتے ہیں۔

ہم جس معاشرہ کے ساتھ وابستگی کا دعویٰ کرتے ہیں اس کے لین دین کے اصول اتنے بلند ہیں کہ اگر ان کو معمول بنا لیا جائے تو ہم نہ آپ اپنے بھائیوں کے مجرم بن سکتے ہیں اور نہ ملک کے اور نہ دوسروں کی نظروں میں گر سکتے ہیں۔

تجارتی لین دین کے بارے میں حکم ہے کہ کبھی ایسا نہ کرو کہ لوگوں سے لیتے ہوئے زیادہ لو اور دیتے ہوئے کم دو یا ناقص مال دے کر عمدہ مال لو۔ اسی طرح امانت اور یتیموں کے مال کے متعلق ارشاد ہے کہ تمہیں کبھی ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ لوگوں کا اچھا مال اپنے قبضہ میں کر کے اس کے بدلے ان کو ناقص اور گھٹیا مال دو۔ یہ تو لین دین کا معاملہ ہے جس پر معاشرہ کے اقتصادی استحکام کی بنیاد ہوتی ہے

اسلام مقتدر میں کبھی ناقص مال دینے کی ممانعت کرتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم سے کوئی سوال کرتا ہے تو اس کو ایسی چیز نہ دو جو اگر تم کو دی جائے تو تم اہستہ اور ناپسندیدگی کے ساتھ اس کو قبول کرو تو کرو ورنہ نہیں جس معاشرہ کو اس قسم کی معیاری تعلیم دی گئی ہے کہ وہ بھکاری کو بھی ایسی چیز نہ دے جو گھٹیا ہو اس کے افراد اگر قیمت لے کر گھٹیا اور ناقص چیز دیں تو یہ انتہائی شرم کا مقام ہوگا عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اب دکاندار سے شکایت کی جائے کہ آپ کے مال میں ملاوٹ ہے۔ یا یہ ناقص اور گھٹیا ہے تو وہ یہ بنا بنایا جواب دیتا ہے کہ ہمیں ایسا ہی مال ملتا ہے۔ لہٰذا ہم بھی آگے بیچ دیتے ہیں حالانکہ اگر چھوٹے چھوٹے دکاندار بھی مال خریدتے وقت چھان پھٹک کر مال خریدیں تو بڑے دکانداروں اور کارخانہ داروں کو ملاوٹ کرنے کی ہمت نہیں ہو سکتی۔ اور جو ایسا کرے گا یہ اس کی بنیادی تباہی کا باعث ہوگا۔ کیونکہ جب منڈی میں اس کے ملاوٹ شدہ مال کا خریدار نہیں ہوگا تو اسے اصل سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اور یہ اس کے لئے ایک ایسا سبق ہوگا کہ وہ آئندہ اس قسم کی بددیانتی کی جرأت نہیں کرے گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت بھی ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا ثواب سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

ہمیں امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(دفتر امانت تحریک جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کی پندرہویں مرکزی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ کی پندرھویں مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء تک مرکز ربوہ میں جاری رہے گی امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہدایت کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر ایسی مجلس سے جس میں پانچ سے زیادہ خدام موجود ہوں کم از کم ایک نمائندہ ضرور آئے۔ نیز مجالس کو ہر پچاس خدام یا کسر پر کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیے۔ (دس سے زیادہ نمائندے بھجوانے کے لیے مرکز سے قبل از وقت اجازت لینی ہوگی)

اس کلاس کا نصاب حسب ذیل ہے :-

۱۔ قرآن کریم ۔ پہلا پارہ نصف اول مع ترجمہ و مختصر تفسیر

۲۔ حدیث ۔ نبراس المومنین اور احادیث الاخلاق۔

۳۔ فقہ ۔ عمومی تعارف اور ضروری فقہی مسائل۔

۴۔ کلام ۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح از روئے قرآن و حدیث، اجرائے نبوت صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مشہور اعتراضات کے جوابات

۵۔ قواعد عربی ۔ معمولی عربی بول چال

۶۔ عیسائیت ۔ عمومی تعارف اور اس کے عقائد کا رد

۷۔ مطالعہ کتب ۔ کشتی نوح ۔ ایک غلطی کا ازالہ

۸۔ فرسٹ ایڈ ۔ ابتدائی طبی امداد کا تعارف

۹۔ صنعت و حرفت ۔ روزمرہ کے استعمال کی چند ضروری اشیاء کی تیاری

۱۰۔ ورزش ۔ کھیل اور تفریحی پروگرام

علاوہ ازیں روزانہ رات کو مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام ہوگا۔ کلاس میں شامل ہونے والے خدام کی رہائش اور طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر۔ اپنی ضرورت کا مختصر سامان۔ قلم یا پنسل۔ قرآن کریم اور دو کاپیاں خدام اپنے ساتھ لائیں گے۔ کلاس کے اختتام پر خدام کا امتحان لیا جائے گا۔ نیز ورزشی مقابلے ہوں گے۔ اول و دوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے جائیں گے۔

توقع کی جاتی ہے کہ کلاس کے افتتاحی اور اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ خطاب فرمائیں گے۔ نیز کامیاب ہونے والے جملہ خدام کو شرف ملاقات سے نوازیں گے۔

جملہ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس کلاس کے لیے حسب حالات ضرور اپنا نمائندہ بھجوائیں۔ نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے جو اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور واپس جا کر اپنی مجلس میں تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔ بہتر ہوگا کہ ایسے خدام منتخب کئے جائیں جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔

(ناظم تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

انگلستان مشن کی تاریخ مرتب ہو رہی ہے لندن میں وقتاً فوقتاً بزرگوں احمدی احباب کا قیام رہا ہے۔ ایسے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے تاثرات اس مشن سے متعلق جلد مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کو لکھوا دیں۔ اگر کسی دوست کے پاس یہاں کے کسی اخبار کا کوئی حوالہ مشن ہذا سے متعلق موجود ہو تو براہ کرم اس کا تذکرہ اپنے خط میں ضرور کر دیں۔"

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن میں وعدہ کی بروقت ادائیگی

محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں مبلغ تین ہزار روپے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس میں سے مبلغ ایک ہزار روپیہ انہوں نے پہلے سال یکمشت ادا فرما دیا تھا اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں بقایا دو ہزار روپیہ نقد ادا فرما دیئے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب اور ان کی اولاد پر اپنے فضل نازل فرماوے۔ اور ان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے آمین۔ (محمد محمود الحسن عزیز ابو العلاء۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ایوب کوسیگن بات چیت کے بارہ میں مشترکہ اعلامیہ

اسلام آباد۔ ۲۲ اپریل۔ روسی وزیر اعظم الیکسی کوسیگن نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور بھارت اعلان تاشقند کی روح کے مطابق اپنے تمام باہم تنازعات کا تصفیہ کر لیں گے۔ یہ بات ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہی گئی ہے جو صدر ایوب سے روسی وزیر اعظم کے مذاکرات کے بارے میں کل اسلام آباد اور ماسکو سے بیک وقت جاری کیا گیا۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک کے تنازعات کا تصفیہ عالمی امن کے لئے نہایت ضروری ہے اور دونوں ملکوں کے عوام کا مفاد بھی اسی میں ہے۔ مشترکہ اعلامیہ میں عرب ممالک کے خلاف اسرائیل کی مسلسل جارحیت کی شدید مذمت کی گئی اور مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوج کے انخلاء اور عرب ممالک کی علاقائی سالمیت کے احترام کو ضروری قرار دیا گیا۔

روسی وزیر اعظم کا اعلان

کراچی ۲۲ اپریل۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن نے پاکستانیوں کو یقین دلایا ہے کہ روس کے متعلق ان کے جذبات کی پوری قدر کرتے ہیں۔ اپنے پہلے دورۂ پاکستان کے خاتمہ پر ماسکو روانہ ہونے سے قبل اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے دورۂ پاکستان کی بدولت نہ صرف انہیں پاکستان اور اس کے لوگوں کو قریب سے جاننے کا موقع ملا۔ بلکہ اب وہ روس کے متعلق ان کے جذبات کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اہل پاکستان یقین رکھیں کہ روسی قوم بھی ان کی قدر کرتی ہے اور خلوص کا جواب خلوص سے دے گی۔

روسی اور بھارتی وزیر اعظم کی ملاقات

نئی دہلی ۲۲ اپریل۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیگن نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان بہتر تعلقات کی کافی گنجائش موجود ہے اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان کے باہمی جھگڑے طے نہ ہو جائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر صدر ایوب اور مسز اندرا گاندھی مناسب سمجھیں تو وہ آپس میں ملاقات کر سکتے ہیں۔ مسٹر کوسیگن بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے دونوں رہنماؤں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیال کیا روسی وزیر اعظم ماسکو واپس جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے دہلی ٹھہرے تھے مسٹر کوسیگن نے کہا کہ میں نے بھارت اور پاکستان کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کسی قسم کی تجاویز پیش نہیں کی ہیں۔

صدر ایوب نے خاص ٹریبونل قائم کر دیا

راولپنڈی۔ ۲۲ اپریل۔ صدر ایوب نے کل ایک ترمیمی آرڈی ننس کے ذریعہ ایک خاص ٹریبونل قائم کر دیا جو ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۲۱۔ اے اور ۱۳۱ کے تحت ان افراد پر قائم کردہ مقدمات کی سماعت کرے گا۔ جن کے خلاف مسلح افواج کے افراد پر سازش کرنے اور سازش پر اکسانے کا الزام عائد ہے۔ مرکزی حکومت کے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن کے مطابق سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس اے رحمان ٹریبونل کے چیئرمین اور مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس مجیب الرحمن اور مسٹر جسٹس معصوم حکیم ارکان ہوں گے۔ ٹریبونل ہائی کورٹ کی طرح مقدمہ کی سماعت کرے گی۔

مرارجی ڈیسائی کا بیان

جموں ۲۲ اپریل۔ بھارت کے نائب وزیر اعظم مسٹر مرارجی ڈیسائی نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت شیخ عبداللہ سے بات چیت کرنے کو تیار ہے لیکن یہ بات چیت بھارتی آئین کے دائرہ کار کے اندر ہونی چاہیئے انہوں نے دعویٰ کیا کہ کشمیر کا بھارت سے ہمیشہ کے لئے الحاق ہو چکا ہے اس لئے الحاق کے بارے میں کوئی بات چیت نہیں کی جا سکتی جہاں تک جموں و کشمیر کی خاص حیثیت کا تعلق ہے وہ صرف تکنیکی وجہ کی بناء پر ہے۔

امریکہ میں ویٹ نام کی جنگ کے خلاف مظاہروں کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔

ٹیمبلک ۲۲ اپریل۔ امریکہ میں جنگ ویٹ نام کی مخالف عوامی تنظیموں نے کل اپنی سرگرمیوں کے ہفتہ کا آغاز کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ وہ اس مرتبہ جنگ کو روکنے کے لئے امریکی رائے عامہ کا سب سے بڑا مظاہرہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی پروگرام کے مطابق آئندہ ہفتہ کے روز نیویارک واشنگٹن اور شکاگو اور دوسرے بڑے شہروں میں جنگ کے خلاف مظاہرے ہوں گے ٭